بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

ربوہ

روزانہ

الفضل

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ - ۳۰ احسان ۱۳۴۹ ہش - ۳۰ جون ۱۹۷۰ء | نمبر ۱۴۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ربوہ سے ایبٹ آباد تشریف لے گئے

ربوہ — سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا ۲۷ احسان بروز ہفتہ صبح چھ بجے موٹر کار کے ذریعہ ربوہ سے ایبٹ آباد تشریف لے گئے۔ چونکہ حضور نے اُس روز صبح ہی ایبٹ آباد کے لئے روانہ ہونا تھا اِس لئے دوسرے محلہ جات کے بھی بہت سے احباب نے اُس روز نماز فجر مسجد مبارک میں حضور ایدہ اللہ کی اقتداء میں ادا کی۔ نماز پڑھانے کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔

بعد ازاں بہت سے احباب احاطہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں آ جمع ہوئے تاکہ حضور کو الوداع کہنے اور دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کرنے کی سعادت حاصل کر سکیں۔ حضور چھ بجنے میں پانچ منٹ پر قصرِ خلافت سے باہر تشریف لائے چونکہ بہت سے بچے بھی آئے ہوئے تھے اِس لئے حضور نے سب بچوں کے سر پر ہاتھ پھیرا اور انہیں شرف مصافحہ عطا فرمایا۔ پھر حضور نے موٹر کار میں سوار ہونے سے قبل دعا کرائی جس میں جملہ احباب شریک ہوئے۔ اِس طرح روانگی ٹھیک چھ بجے صبح احبابِ جماعت کی دلی دعاؤں کے درمیان عمل میں آئی۔

اُسی روز شام کو ایبٹ آباد سے مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے بذریعہ ٹیلیفون اطلاع موصول ہوئی کہ حضور بعد دوپہر بخیر و عافیت ایبٹ آباد پہنچ گئے۔ سفر اللہ تعالیٰ کے فضل سے آرام سے گزرا البتہ اُس روز حضر کی کوفت تھی۔ حضور نے حسن ابدال میں دوپہر کا کھانا تناول فرمایا۔ راستہ میں ترنول کی جماعت نے حضور ایدہ اللہ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ علاوہ ازیں مانسہرہ کی جماعت بھی شرفِ ملاقات حاصل کرنے آئی ہوئی تھی ان میں مستورات بھی شامل تھیں۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

امیرِ مقامی اور امام الصلوٰۃ کا تقرر

حضور ایدہ اللہ نے اپنے قیام ایبٹ آباد کے عرصہ تک کے لئے ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کو امیر مقامی مقرر فرمایا ہے۔ نیز حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کے ماتحت اِس عرصہ میں مسجد مبارک میں امام الصلوٰۃ کے فرائض محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب ادا فرمائیں گے۔ ان کی عدم موجودگی میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب امام الصلوٰۃ ہونگے اور ان کے موجود نہ ہونے کی صورت میں محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور نماز پڑھائیں گے۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

چاہیئے کہ ایسے آدمی منتخب ہوں جو تلخ زندگی کو گوارا کرنے کیلئے تیار ہوں

جب تک عملی طور پر ثابت نہ ہو کہ خدا کیلئے تکلیف گوارا کر سکتے ہو اُس وقت تک کچھ نہیں بنتا

قرآنِ شریف میں ہماری جماعت کی نسبت لکھا ہے واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم (۶۲/۴) اِس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہؓ میں سے ایک اور گروہ بھی ہے مگر ابھی وہ ان سے ملے نہیں۔ ان کے اخلاق، عادات، صدق اور اخلاص صحابہؓ کی طرح ہوں گے۔

میرا دل گوارا نہیں کرتا کہ اب دیر کی جاوے۔ چاہیئے کہ ایسے آدمی منتخب ہوں جو تلخ زندگی کو گوارا کرنے کیلئے تیار ہوں اور اُن کو باہر متفرق جگہوں میں بھیجا جاوے بشرطیکہ ان کی اخلاقی حالت اچھی ہو۔ تقویٰ اور طہارت میں نمونہ بننے کے لائق ہوں۔ مستقل راست قدم اور بُردبار ہوں اور ساتھ ہی قانع بھی ہوں اور ہماری باتوں کو فصاحت سے بیان کر سکتے ہوں۔ مسائل سے واقف اور متقی ہوں کیونکہ متقی میں ایک قوتِ جذب ہوتی ہے۔ وہ آپ جاذب ہوتا ہے وہ اکیلا رہتا ہی نہیں۔

جس نے اِس سلسلہ کو قائم کیا ہے اس نے پہلے ازل سے ہی ایسے آدمی رکھے ہیں جو بکلّی صحابہؓ کے رنگ میں رنگین اور انہیں کے نمونہ پر چلنے والے ہوں گے اور خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر طرح کے مصائب کو برداشت کرنے والے ہوں گے اور جو اس راہ میں مر جائیں گے وہ شہادت کا درجہ پائیں گے۔

اللہ تعالیٰ نرے اقوال کو پسند نہیں کرتا۔ اسلام کا لفظ ہی اِس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جیسے ایک بکرا ذبح کیا جاتا ہے ویسے ہی انسان خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دینے کے لئے تیار رہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک قوم آئی اور کہنے لگی کہ ہمیں فرصت کم ہے ہماری نمازیں معاف کی جائیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ دین ہی نہیں جس میں نمازیں نہیں۔ جب تک عملی طور پر ثابت نہ ہو کہ خدا تعالیٰ کے لئے تکلیف گوارا کر سکتے ہو تب تک نرے اقوال سے کچھ نہیں بنتا۔ نصاریٰ نے بھی جب عملی حالت سے لاپرواہی کی تو پھر انکی دیکھو کیسی حالت ہوئی کہ کفارہ جیسا مسئلہ بنا لیا گیا۔ اگر آدمی صدق دل سے محض خدا تعالیٰ کے لئے قدم اُٹھائے تو میرا ایمان ہے کہ پھر بہت برکت ہوگی۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۴۱۸، ۴۱۶)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۰ احسان ۱۳۴۹ ہش

ختمِ نبوّت کی تاثیر

(۲)

جناب قاری محمد طیّب صاحب فرماتے ہیں :-

"سیر کی روایتوں میں ہے کہ اس دَور کے بعض انبیاء کا جسم مبارک قبر کھلنے سے کھل گیا تو ان کی ناک کی پیمائش ایک گز نکلی۔ جیسے حسب تصریح اہلِ نجوم بہت سے ستارے حجم و ضخامت میں آفتاب سے بڑے ہیں مگر فیضِ نور میں سب اس کے محتاج ہیں۔ ایسے ہی اگر بہت سے انبیاء علیہم السلام قد و قامت میں یا اپنی کسی جزوی خصوصیت میں حضورؐ سے زیادہ ہوں تو اس سے نورِ نبوۃ میں حضور سے اس کا استغناء یا ان کی بڑائی حضور پر ثابت نہیں ہو سکتی۔ اور جب یہ صورت ہے تو حضور کی شان محض نبوت ہی نہیں نکلتی بلکہ نبوت بخشی بھی نکلتی ہے۔ کہ جو بھی نبوت کی استعداد پایا ہؤا فرد آپ کے سامنے آ گیا نبی ہو گیا۔ اور اس طرح نورِ نبوت آپ ہی سے چلا اور آپ ہی پر لوٹ کر ختم ہو گیا اور یہی شان خاتم کی ہوتی ہے کہ اسی سے اس کے وصف خاص کی ابتداء بھی ہوتی ہے اور اسی پر انتہاء بھی ہو جاتی ہے۔ اس لئے ہم آپ کو وصف نبوۃ کے لحاظ سے صرف نبی ہی نہیں کہیں گے بلکہ خاتم النبیین کہیں گے کہ آپ ہی پر تمام انوار نبوت کی انتہاء ہے جس سے آپ منتہائے نبوت ہیں۔ آپ ہی سے نبوت چلتی ہے اور آخر کار آپ ہی پر عود کر آتی ہے۔"

(لولاک لائلپور ۱۲ جون ۱۹۷۰ء صفحہ ۲)

افسوس یہ ہے کہ لوگوں نے "ختمِ نبوت" کی اس تاثیر کو ہی "ختمِ نبوت" سمجھ لیا اور اس کو گزشتہ زمانے کے نبیوں تک محدود کر دیا۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اگرچہ گزشتہ انبیاء علیہم السلام کی نبوت بھی اگرچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ہی عکس تھی تاہم چاہیئے یہ تھا کہ آپ کی نبوت کی تاثیر تاقیامت قائم تسلیم کی جاتی جیسا کہ واقعہ ہے۔ یہ حقیقت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے واضح فرمائی ہے چنانچہ آپ نے ختمِ نبوت کے جو معنی فرمائے ہیں اس کو سمجھنے کے لئے صرف ایک حوالہ پیش کیا جاتا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں :-

"اللہ جلّشانہٗ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو صاحبِ خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مُہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا یعنی آپ کی پیروی کمالاتِ نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوتِ قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔"

(حقیقۃ الوحی حاشیہ صفحہ ۱۰۰)

خُدا کرے کہ سلامت رہے امام اپنا!

خُدا کرے کہ سلامت رہے امام اپنا
کرے دلوں کو منوّر مہِ تمام اپنا

زہے نصیب کہ پھر دَورِ نو بہار آیا
رہائی دے کے اسیروں کو رستگار آیا
فضائیں جس کی تجلّی سے ہو گئیں روشن
اُفق پہ آج وہ خورشید زرنگار آیا

عَلَم ہے دشت و چمن پر بلند بام اپنا
خدا کرے کہ سلامت رہے امام اپنا

ہمیں یقیں ہے کہ یہ دیدۂ پُرآب کبھی
بپا کرے گا زمانے میں انقلاب کبھی
یہ اِک نشاں بھی تو کچھ کم نہیں کہ دُنیا میں
غروب ہوتا نہیں ہم پہ آفتاب کبھی

فضائے مشرق و مغرب پہ ہے خرام اپنا
خدا کرے کہ سلامت رہے امام اپنا

ہمیں جہاں میں اخوّت کا رنگ بھرنا ہے
اُسی کی راہ میں جینا ہے اور مرنا ہے
مثالِ موجِ تلاطم دلوں کی دُنیا میں
کبھی اُتر کے گزرنا کبھی اُبھرنا ہے

بہت عظیم ہے دُنیا میں آج کام اپنا
خدا کرے کہ سلامت رہے امام اپنا

قبول حق میں جو یہ عرضِ حال ہو جائے
خدا کا فضل۔ یہ اوجِ کمال ہو جائے
ہر ایک قوم ہو نقشِ محمدی کی امیں
ہر ایک فرد بہ رنگِ بلالؓ ہو جائے

بلند ہے مہ و خورشید سے مقام اپنا
خدا کرے کہ سلامت رہے امام اپنا

(عبدالسلام اختر ایم۔اے)

پردہ کے متعلق قرآنی احکام

اور

ان کی حکمتیں

(از مکرم میاں غلام رسول صاحب پنشنر۔ ڈیرہ غازیخاں)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کر کے اُسے حسب حال صلاحیتیں بھی بخشی ہیں۔ بحیثیت انسان عورت اور مرد ایک ہی نوع سے تعلق رکھتے ہیں لیکن دونوں کا دائرۂ کار جدا جدا ہے۔ دونوں کے لئے احکامات بھی جدا جدا ہیں۔ مرد کو سخت جان (یعنی قوام) بنایا کہ وہ روزی کمانے اور دُنیا کا کاروبار سنبھالنے کا کام کرے۔ اور عورت کو صنفِ نازک بنا کر اس میں لطیف کام کرنے کی صلاحیت رکھ دی۔ غرض ہر ایک کی صلاحیتیں الگ الگ اور قویٰ بھی الگ الگ ہیں۔ جس طرح ظاہری بناوٹ میں فرق ہے اسی طرح ان کی فطرت اور صفات میں بھی فرق رکھ دیا ہے۔ چونکہ عورت کمزور ہے اسلئے اس کی حفاظت مرد کے ذمہ لگا دی ہے اور خود عورت کو بھی پردہ کا حکم دے کر اس کے لئے خود حفاظتی کا سامان مہیا کر دیا ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا حکم پردہ کے متعلق ان الفاظ میں آیا ہے:۔

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْھِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِھِنَّ۔ ذٰلِكَ اَدْنٰٓی اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ۔ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۝

"اے پیغمبر! اپنی بیویوں، لڑکیوں اور مسلمان عورتوں کو کہہ دے کہ وہ پردہ کی غرض سے اپنے اُوپر اپنی چادریں لٹکا دیں تا وہ پہچانی جائیں کہ وہ شریف مسلمان عورتیں ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ بدکردار لوگوں کی ایذا سے محفوظ رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے۔"

یعنی یہ حکم اس نے محض اپنی بخشش اور رحمت کے تقاضا سے دیا ہے۔ تاکہ عورتیں امن اور عافیت کی زندگی بسر کر کے اپنے دائرۂ کار میں ترقی کر سکیں۔

یہ حکم دے کر اللہ تعالیٰ نے عورت کی ذات پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ وہی اس کی فطرت کو جانتا ہے کہ دنیا میں وہ کسی طریق پر ایک کارآمد اور صالح زندگی گزار سکے گی۔ پھر پردہ کی حکمت کو ان الفاظ سے ظاہر فرمایا:۔

"فَیَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ"

کہ بُرا آدمی جس کے دل میں بدی کا مرض ہے وہ طمع نہ کرے۔ کیونکہ جس کی نیت خراب ہوگی وہ طمع کر کے بدنظری سے ایک قسم کا حملہ کرے گا۔ اور یہی بدنظری ایذا ہی ہے۔ چونکہ عورت مرد سے کمزور واقع ہوئی ہے اس لئے جب ایک مرد کی ایک عورت سے جنگ ہو تو عموماً مرد ہی غالب آیا کرتا ہے۔ پس کمزور جنس کو بدارادہ آدمی کی ایذا سے بچنے کے لئے پردہ کا حکم دیا۔ تاکہ مفسد آدمی نہ اُسے دیکھے نہ ایذا پہنچائے۔

جاننا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک جاندار کو خود حفاظتی کا سامان بخشا ہے۔ عورت چونکہ کمزور ہے اس لئے اُسے پردہ کا حکم دیا تاکہ وہ بدفطرت آدمی کی ایذا سے بچ سکے۔ پس پردہ عورت کی ذات پر ظلم نہیں بلکہ احسان ہے جو خالقِ کائنات نے اُس پر کیا ہے۔ اگر وہ اس احسان کی قدر نہیں کرتی تو یہ اس کی سمجھ کا قصور ہے اور ناشکرے پن کا اظہار ہے۔

دوسرا حکم اس سلسلہ میں یہ ہے کہ عورتیں غضِ بصر کریں۔ فرمایا:۔

"یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِھِنَّ"

یعنی ملاقات کے وقت نظریں نیچی رکھا کریں خواہ چادر ہو یا برقعہ ہو تاکہ نامحرم پر نظر نہ پڑے۔ صرف یہی خیال نہ ہو کہ ہمارا تو برقعہ ہے لوگ نہیں دیکھتے۔ بے شک لوگ نہیں دیکھتے مگر خدا تو دیکھتا ہے کہ تمہاری نظریں نامحرم پر پڑتی ہیں۔ پردہ اس لئے نہیں ہے کہ غیر نہ دیکھے بلکہ اسلئے بھی ہے کہ غیر کو نہ دیکھو۔

ایک دفعہ ایک نابینا صحابی حضورؐ کے گھر آیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ عائشہ! پردہ کرو، پردہ کرو۔ کہنے لگیں حضور یہ تو نابینا ہے۔ فرمایا۔ یہ نابینا ہے تم تو نابینا نہیں ہو، تم تو دیکھ سکتی ہو۔ پس پردہ کے ساتھ غضِ بصر بھی ضروری ہے۔ ورنہ پردہ کا مطلب فوت ہو جاتا ہے۔

ایک اور حکم اس ضمن میں یہ دیا کہ عورتیں اپنی زینت نامحرم پر ظاہر نہ کریں۔

وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَھُنَّ

یعنی جب باہر نکلنا پڑے تو پردہ کے ساتھ زینت کا سامان بھی نہ ہو۔ یعنی خوشبو لگا کر نہ چلیں اور نہ آواز دینے والے زیور ہوں اور نہ مزین جوتا ہو اور نہ مزین برقعہ۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ مفسد آدمی نہ پہچان سکے اور نہ اس کے دل میں بدی کا خیال پیدا ہو سکے۔ پس اُس کریم ذات کا کتنا بڑا احسان ہے کہ حکم کے ساتھ ساتھ اس کی افادیت بھی ظاہر کر دی۔

بعض مکتبہ خیال کے لوگوں کی طرف سے اس کی تشریح یوں بھی کی جاتی ہے کہ عورت اپنے جسم کا وہ حصہ چھپائے جو زینت والا ہو۔ اس حصہ میں وہ لوگ چہرہ کو شامل نہیں کرتے۔ مگر جاننا چاہیئے کہ ایسی تشریح دھوکہ اور فریب سے کم نہیں۔ حُسن کا اصلی مقام تو چہرہ ہے۔ انسان جسے جمالیاتی ذوق دیا گیا ہے، چہرہ ہی سے کسی کے حسن کا علم حاصل کرتا ہے اور اس سے رغبت کرتا ہے۔ اگر چہرہ شامل نہیں تو پردہ کا حکم عبث ہے اور بے مقصد ہے۔ جو چیز وجہِ فساد ہے اسے تو چھوڑ دیا جاتا ہے تو پھر فساد کیسے روکا جا سکتا ہے۔ یہ تو جبہہ نفس اور شیطان کی طرف سے دھوکہ کے طور پر ہے۔

"اِلَّا مَا ظَھَرَ مِنْھَا"

کا مطلب تو یہ ہے کہ جو زینت خود بخود بلا کسی عذر کے ظاہر ہو معاف ہے۔ لیکن حیلہ سے ارادۃً زینت کا ظاہر کرنا منع ہے۔ پہلی نظر جو نامحرم پر خود بخود بلا ارادہ پڑے وہ معاف ہے مگر ارادۃً دوسری نظر منع ہے۔

آیئے اب ہم جائزہ لیں کہ اس قرآنی حکم کی جو سراسر احسان اور رحمت کے طور پر ہے کس طرح تعمیل کی جاتی ہے

اس میں شک نہیں کہ پردہ کا مطلب تو ستر پوشی ہے مگر آجکل جو برقعہ استعمال کیا جاتا ہے وہ بذاتِ خود زینت ہے۔ بھڑکیلا اور چمکدار کپڑا، کشیدہ کاری سے مزین اور اس کی چست وضع اور تراش اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ ستر پوشی کے لئے کم اور زینت کے لئے زیادہ ہے۔ اور یہ بھی صحیح ہے کہ عورت فطرتاً زینت کو زیادہ پسند کرتی ہے مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ زینت کا مظاہرہ بازاروں میں اور نامحرم لوگوں کے سامنے کرے اور اپنے آپ کو بدارادہ اور مفسد لوگوں کی نظروں کا مرکز بنا لے۔ عورت کی توجہ کا مرکز تو اس کا خاوند ہونا چاہیئے لہٰذا اس کی زینت بھی اسی کے لئے وقف ہے۔

اس امر سے کسی کو انکار نہیں کہ مغربی تہذیب کے اثر سے ہمارے ملک میں بے پردگی کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ بعض عورتیں اپنی فطرت سے بغاوت کر رہی ہیں۔ وہ گھریلو زندگی کی بجائے شمعِ محفل بننا زیادہ پسند کرتی ہیں۔ جہاں شیطان پورے لاؤ لشکر کے ساتھ کارفرما ہے۔ ستم یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو مظلوم نہیں سمجھتیں۔ کیونکہ ترقی، تہذیب اور مساوات کے دبیز پردے ان کی آنکھوں اور دل و دماغ پر پڑے ہوئے ہیں۔ وہ گھر سے باہر کی زندگی کو قابلِ رشک سمجھ رہی ہیں مگر انہیں معلوم نہیں کہ اس آزادی اور بے پردگی میں ان کی عزت اور عصمت غارت ہو کر رہ گئی ہے۔

یاد رکھیئے عورت کا اصلی جوہر شرم و حیا ہے۔ بزرگوں کا مقولہ ہے کہ حجاب اور حیاء عورت کا حسن ہے۔ اگر وہ حجاب اور حیاء کو چھوڑ دیتی ہے تو اسے عورت کہلانے کا کوئی حق نہیں۔ اس کی آنکھوں میں شرم و حیاء کی جھلک ہونی چاہیئے۔ حُسن کی عزت اسی میں ہے کہ وہ پردہ میں رہے۔ مگر اب تو یہ حال ہے کہ بعض عورتیں کہتی ہیں کہ پردہ تو دل کا ہے، اور جب پردہ دل کا ہے تو جسم پر پابندی کس لئے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ ایک مسلمان خدا تعالیٰ کے احکام کی اس قدر بے حرمتی کیسے برداشت کر لیتا ہے۔ اور پھر عذر تراشنے لگ جاتا ہے۔ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَیْءٍ جَدَلًا۔

ایک اعتراض یہ بھی کیا جاتا ہے کہ پردہ کی وجہ سے عورت ترقی نہیں کر سکتی۔ یہ بات سراسر نفس کی شرارت پر مبنی ہے۔ عورت کا دائرۂ کار تو اس کا گھر ہے اور بچوں کی پرورش اور تربیت ہے اور اسی کام کی صلاحیتیں اس میں رکھی گئی ہیں۔ دیکھنا چاہیئے کہ بے پردہ پھرنے والی عورت مختلف النوع بھرے میلوں کی وجہ سے یہ ذمہ داری کس طرح ادا کر سکتی ہے۔ علم حاصل کرنا یا ملازمت کرنا منع نہیں۔

لیکن اگر اس کی راہ میں پردہ اور اس کے تقاضے محفوظ نہیں رہتے تو دین کی رُو سے یہ ناجائز ہے۔ ہر چھوٹی چیز کو بڑی چیز پر قربان کر دینا عین انصاف ہے۔ ایک عارضی اور مادی فائدے کے لئے اپنی عزت اور عصمت کو خطرہ میں ڈال دینا کہاں کی دانشمندی ہے۔ ایک حیلہ جُو انسان اپنے لئے بے شک وجہ جواز بنا سکتا ہے مگر یاد رہے کہ خدا تعالےٰ کے سامنے حیلہ اور بہانہ سے کام نہیں نکل سکتا۔

سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک عورت نے پوچھا کہ حضور مردوں کو تو اللہ تعالیٰ نے دین کے کام کرنے کے بہت سے مواقع فراہم کر دیئے ہیں حتیٰ کہ جہاد جیسے متبرک اور بلند کام میں شامل ہو سکتے ہیں لیکن ہم عورتوں کو گھریلو زندگی کی وجہ سے یہ مواقع میسر نہیں ہم کیا کریں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ جو عورت اپنے گھر کا کام خود کرتی ہے اور اپنے بچوں کی پرورش اور تربیت کرتی ہے وہ جہاد کر رہی ہے اسے جہاد جتنا ثواب ملے گا۔ گویا اسلام نے عورتوں کیلئے گھرداری کے کام کو جہاد جیسا مقام بخش کر عورت کے جذبات کی قدر کی ہے۔ اب اگر وہ جہاد والے نیک کام کو چھوڑ کر اور بے پردہ ہو کر دوسرے کاموں میں اُلجھ جاتی ہے تو یہ اس کا اپنا قصور ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"عورتیں یہ نہ سمجھیں کہ اُن پر کسی قسم کا ظلم کیا گیا ہے۔ کیونکہ مرد پر بھی اس کے بہت سے حقوق رکھے گئے ہیں بلکہ عورتوں کو گویا بالکل کرسی پر بٹھا دیا ہے۔ اور مرد کو کہا ہے کہ ان کی خبر گیری کر۔ اس کا تمام کپڑا، کھانا اور تمام ضروریات مرد کے ذمہ ہیں۔"

ایک دوسرے موقعہ پر فرمایا کہ:۔

"مساوات کا بہانہ کیا جاتا ہے۔ اسلام نے کب منع کیا ہے کہ وہ نیکی میں مشابہت نہ کریں۔ اسلام تو آزادی سلب نہیں کرتا۔ شہوات کی جڑ کاٹتا ہے۔ یورپ میں دیکھو کیا ہو رہا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کتوں اور کتیوں کی طرح زنا ہوتا ہے اور شراب کی اس قدر کثرت ہے کہ تین میل تک دکانیں چلی گئی ہیں۔ کیا یہ پردہ داری کا نتیجہ ہے یا پردہ دری کا؟"

حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں اس وقت فسق و فجور کا جو زور ہے اس کی وجہ عورت کی بے پردگی بھی ہے عورت اور مرد کا آزادانہ اختلاط حد درجہ خطرناک ہے اسی سے برائیاں جنم لیتی ہیں۔ اور یہ سچ ہے کہ انسان دنیا کی ہر چیز پر غالب آ گیا ہے مگر نفس پر غالب نہیں آ سکا۔ (باقی)

شذرات

(شیخ خورشید احمد)

اسلامی نظام کس طرح قائم ہو سکتا ہے؟

قیام پاکستان کے ابتدائی ایام میں جب یہ مطالبہ اور کوشش شروع ہوئی کہ پاکستان میں اسلامی حکومت اور اسلامی نظام قائم ہو تو اس وقت امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہایت دردمندی اور دلسوزی کے ساتھ بار بار اور مختلف پیرایوں میں پاکستان کے مسلمانوں کو اس طرف توجہ دلائی تھی کہ اگر وہ سچے دل سے پاکستان میں واقعی اسلامی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ انفرادی طور پر اپنے آپکو اسلامی احکام کا پابند بنائیں اور اپنی زندگیوں میں اسلامی تعلیمات کا عملی نمونہ ظاہر کریں۔ اس کے بغیر کبھی صحیح معنوں میں اسلامی حکومت قائم نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ جون ۴۸ء میں بمقام کوئٹہ حضور نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"آج کل عام طور پر لوگوں میں یہ چرچا پایا جاتا ہے کہ پاکستان میں اسلامی آئین نافذ ہونا چاہیئے مگر میری سمجھ میں یہ بات کبھی نہیں آئی کہ اسلامی آئین کے نفاذ سے ان کی کیا مراد ہے؟ اصل سوال جو ہر فرد کے لئے قابلِ غور ہے وہ یہ ہے کہ اسلامی آئین میرے لئے ہے یا نہیں۔ جب اسلامی آئین ہر مسلمان کے لئے ہے تو مسلمان افراد اسلامی آئین پر عمل کیوں نہیں کرتے۔ کیا پاکستان میں کوئی ایسا قانون ہے کہ نماز نہ پڑھو۔ یا پاکستان میں کوئی ایسا قانون ہے کہ شریعتِ اسلامیہ کے اور احکام پر عمل نہ کرو۔ جب نہیں تو مسلمان اگر سچے دل سے اسلامی آئین کے نفاذ کے خواہشمند ہیں تو وہ نمازیں کیوں نہیں پڑھتے، وہ اسلامی احکام پر عمل کیوں نہیں کرتے۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ پاکستان نے ایسے قانون نہیں بنائے جن کی وجہ سے ہر شخص کو نماز پڑھنے پر مجبور کیا جا سکے مگر سوال یہ ہے .... اگر ہم واقعہ میں سچے مسلمان ہیں تو ہم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بنائے قانون پر کیوں عمل نہیں کرتے اور کیوں اس بات کا انتظار کرتے ہیں کہ پاکستان ان امور کے متعلق کوئی قانون نافذ کرے۔ کیا پاکستان کا قانون محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قانون سے زیادہ موثر ہوگا؟ .... ہمارا سب سے پہلا فرض یہ ہے کہ ہم اپنے اندر اسلام پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اگر ہم اپنے اندر اسلام پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرتے تو محض آئین اسلام کا شور مچانا بالکل بے فائدہ ہے۔"

(الفضل ۲۴ اکتوبر ۶۲ء)

ہمیں خوشی ہے کہ حضور کی یہ آواز صدا بصحرا ثابت نہیں ہوئی۔ چنانچہ مسلمانوں کے دردمند طبقہ میں اس ضرورت کا احساس بڑھتا جا رہا ہے کہ اگر ہم اپنی انفرادی زندگیوں کو اسلام کے رنگ میں نہ ڈھالیں گے تو اسلامی حکومت قائم نہیں ہو سکے گی۔ چنانچہ حال ہی میں پاکستان کے وزیر اطلاعات و قومی امور نوابزادہ شیر علی خان صاحب نے بھی گورنمنٹ کالج کہوٹہ میں تقریر کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا ہے کہ:۔

"جب آپ اپنی روزانہ زندگی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روزانہ زندگی کے نمونہ پر ڈھالنے کی کوشش کریں گے تب ہی وہ (اسلامی) فلاحی حکومت قائم ہوگی ... جس میں سب لوگوں میں محبت ہوگی، ہمدردی ہوگی، ایک دوسرے کی مدد کرنے کا جذبہ ہوگا، سب کے لئے روزگار ہوگا، ہر شخص کو اپنی محنت کا پورا پورا صلہ ملے گا، کسی کی حق تلفی نہیں ہوگی، کسی کو دوسرے پر ناجائز برتری حاصل نہیں ہوگی۔ کوئی طبقاتی یا فرقہ وارانہ امتیاز نہیں ہوگا۔ قانون کی نظر میں سب برابر ہوں گے۔" (وفاق ۱۲ مئی ۶۲ء)

نوابزادہ صاحب نے جس امر کی طرف توجہ دلائی ہے وہ وقت کا اہم ترین تقاضہ ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ انفرادی زندگیوں کو پاکیزہ بنائے بغیر اور انہیں اسلامی رنگ میں ڈھالے بغیر کبھی اجتماعی زندگی نہیں بدل سکتی اور کبھی اسلامی نظام قائم نہیں ہو سکتا۔

مسلمانوں کے زوال کے اسباب

نوابزادہ شیر علی خان وزیر اطلاعات و قومی امور نے اپنی اسی تقریر میں جس کا اوپر حوالہ دیا گیا ہے برصغیر ہند و پاکستان میں مسلمانوں کے زوال کے اسباب پر بھی بڑی جامعیت کے ساتھ مختصراً روشنی ڈالی ہے۔ آپ نے فرمایا:۔

"غور کرنے کی بات ہے کہ مسلمانوں کی حکومت ... جو تقریباً سات سو سال تک قائم رہی آخر اس طرح اور اتنی جلدی کیوں ختم ہو گئی؟ مسلمانوں کے زوال کی بڑی وجوہات یہ تھیں:۔

ان میں اتحاد باقی نہیں رہا تھا وہ قومی مقاصد اور قومی فائدوں کو چھوڑ کر ذاتی نفع اور فرقہ وارانہ فائدوں کے پیچھے پڑ گئے۔ حاکم عیش پسند اور محکوم آرام طلب ہو گئے فرض شناسی اور محنت کی عادت ختم ہو گئی تھی۔ لوگوں میں بددلی پیدا ہو گئی۔ ایک دوسرے پر بھروسہ جاتا رہا اور آپس میں حسد پیدا ہو گیا۔ سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ مسلمان اس راستے سے بھٹک گئے تھے جو ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا تھا۔ ان سب باتوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ چاروں طرف انتشار پھیل گیا... دشمنوں نے ... ایک مسلمان بھائی کو دوسرے مسلمان بھائی سے لڑا دیا۔" (وفاق ۱۲ مئی ۶۲ء)

پاکستان اسوقت جن نازک حالات میں سے گزر رہا ہے انمیں بالخصوص اس امر کی ضرورت ہے کہ ہم برصغیر میں مسلمانوں کے زوال کے مندرجہ بالا اسباب کو ہر لمحہ اپنے سامنے رکھیں اور اس امر کا جائزہ لیتے رہیں کہ آیا یہ افسوسناک اور اندوہناک اسباب ہم میں اب پھر تو نہیں پیدا ہو رہے۔ اگر خدانخواستہ پیدا ہو رہے ہیں تو وقت کا اولین تقاضا یہ ہے کہ ہم انہیں دُور کرنے کیلئے ہر ممکن کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ کی راہ میں اموال خرچ کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کیجئے۔ (ناظر بیت المال آمد)

اللہ تعالیٰ کے حقوق اور بندے کے فرائض

حقوق اللہ سے مراد اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ ذمہ داریاں ہیں جن کا ادا کرنا ہر بندے کے لئے ضروری ہے یہ حقوق کس طرح پیدا ہوتے ہیں؟ ان حقوق کے پیدا ہونے کی وجہ وہ احسانات ہیں جو اللہ تعالیٰ نے بندوں پر فرمائے ہیں۔ سب سے پہلا احسان یہ ہے کہ اس نے ہمیں زندگی دی، روزی دی، زندہ رہنے کے لئے سامان فراہم کئے کائنات میں انسانیت کا مقام دیا۔ پوری مخلوقات پر فضیلت بخشی۔ ظاہری اور باطنی اعضاء ایسے دیئے جو کسی جانداد کو نہیں دئے۔ عقل و تمیز دی، اور ایسی قوتیں بخشیں جن سے انسان نے اس دنیا کے عناصر پر غلبہ پایا اور ان کو اپنے تصرف میں لایا اور اپنے آرام و راحت کی بہت سی چیزیں ایجاد کر لیں پھر ہم کو یہ مرتبہ بھی عطا ہوا کہ ہماری ہدایت کے لئے پیغمبر بھیجے، کتابیں نازل کیں۔ تمام پیغمبروں نے بتایا کہ اللہ کا سب سے پہلا حق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو موجود اور ایک تسلیم کیا جائے۔ ویسے اللہ کی ہستی کا اقرار انسان کی فطرت میں داخل ہے۔ دنیا کے متمدن سے متمدن اور وحشی سے وحشی قوموں میں بھی اُس کا سراغ ملتا ہے۔ آج تحقیقات میں پرانی پرانی عمارتوں اور کھنڈروں میں جو چیز سب سے پہلے ملتی ہے کسی عبادت گاہ کی چار دیواری ہوتی ہے۔ کوئی زمانہ اور کوئی عہد اس سے خالی نظر نہیں آتا۔ اسی لئے اس کو قرآن کریم میں فطرت سے تعبیر کیا گیا ہے "اللہ کی وہ فطرت ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو پیدا کیا۔

شرک کا عقیدہ

جو چیز اس فطرت کو مسخ کرتی ہے وہ شرک کا عقیدہ ہے جس سے اللہ کا تصور باطل ہو جاتا ہے اس لئے اسلام نے اس کو وہ گناہ قرار دیا جو کبھی معاف نہیں کیا جائے گا اور اس کی مغفرت نہ ہوگی یقیناً اللہ شرک کو معاف نہیں کرے گا، اور اس کے سوا جس کے چاہے گناہ معاف کر دے"

مشرک قوموں نے اللہ کے سوا جن چیزوں کی تاثیریں مانیں اور انہیں مؤثر مانا اسلام نے ان سب کی تردید کی "یاد رکھو پیدا کرنا اور حکم دینا اور تصرف کرنا اُسی کے لئے سزاوار ہے۔ انسان کو کسی اور بات میں شک ہو تو ہو، مگر اس بارے میں اس کو کوئی شک نہ ہونا چاہیئے کہ اس زمین و آسمان میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ حق تعالیٰ ہی کی کارفرمائی سے ہو رہا ہے" اور پھر فرمایا۔ کیا آسمان و زمین پیدا کرنے والے اللہ میں شک ہے؟" (سورہ ابراہیم)

انسان اپنی زندگی میں سینکڑوں چیزوں کا محتاج اس کی تمام ضرورتوں کا پورا کرنے والا وہی ہو سکتا ہے جو ہر چیز کا خالق ہو، ہر شے کو تاثیر بخشنے والا ہو نظم و ضبط رکھنے والا ہو۔ ظاہر ہے جس کی یہ صفات ہوں گی، وہی اس کا حق رکھتا ہے کہ اس کی عبادت کی جائے اور کسی کی نہ کی جائے، اسی لئے حمد السجدہ میں فرمایا۔

"ہم ان کو اپنے نمونے دکھائیں گے دنیا میں اور خود ان کی جانوں میں یہاں تک کہ ان پر یہ حقیقت کھل جائے کہ وہ حق ہے۔ کیا تمہارا رب ہر چیز پر گواہ ہونے کے لئے کافی نہیں؟ اس لئے عبادت اور بندگی کا مستحق صرف اسی کی ذات ہے عقیدۂ توحید کے ساتھ ہر طرح کی عبادت حق تعالیٰ ہی کا حق ہے اس کے سوا کسی کے لئے عبادت جائز نہیں جب یہ عقیدہ بندے کے دل میں مضبوطی کیساتھ جم جائے تو اس میں دو طرح کی حالتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

اظہار عجز

ایک عاجزی اور فروتنی کی کیفیت، دوسری بے نیازی کی شان۔ وہ اپنے اللہ کے سامنے عاجزی کا اظہار کرتا ہے اور دوسروں کے سامنے دست سوال دراز کرنے اور اپنی احتیاج پیش کرنے سے بے نیاز ہو جاتا ہے جب بندہ اپنے رب کی مرضی کا پابند ہو جاتا ہے تو اُسے سوائے اللہ کے کسی اور کا ڈر نہیں رہتا۔ ان سے سب سے زیادہ قریب اس کا یقین ہے۔ مگر توحید کا جذبہ ایسا جذبہ ہے کہ نفس کا فریب بھی اس پر قابو نہیں پا سکتا، غرض اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے میں انسان سراسر نفع ہی نفع اٹھاتا ہے۔ مثلاً نماز اللہ تعالیٰ نے فرض کی اور یہ اس کا حق ہے ساتھ ہی ساتھ یہ ایسا رکن ہے جس کو پورے آداب کے ساتھ ادا کیا جائے تو صفائی اور پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔ اور بڑی چھوٹی برائیوں سے نفرت بھی ہو جاتی ہے۔

حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جس کی نماز اس کو برائی اور بدی سے نہ روکے تو ایسی نماز اس کو اللہ سے اور دور کر دیتی ہے۔

حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اس ارشاد سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جو نماز پورے خلوص کے ساتھ ادا کی جائے تو اس کا اثر یہی ہوتا ہے کہ انسان سے اس کی برائیاں دور ہو جاتی ہیں۔ اگر نماز میں کمی رہ جائے تو اس کا اثر بھی کم ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا دوسرا فرض زکوٰۃ ہے۔ جو ایک مالی فرض ہے۔ اس کے ادا کرنے میں اللہ کا حق ادا ہونے کے ساتھ معاشرہ کی بہت سی ضرورتیں پوری ہوتی ہیں۔ غریبوں مسکینوں، یتیموں، بیواؤں اور ناداروں کے حقوق بھی ادا ہوتے ہیں۔ اور غربت کی وجہ سے معاشرے میں جو فرق پیدا ہو جاتا ہے، وہ ایک حد تک دور ہو جاتا ہے۔ مگر اس میں شرط یہ ہے کہ یہ فرض نہایت ہی خلوص نیت کے ساتھ ادا کیا جائے۔ ریا اور نمائش نہ ہو، محض فرض کی ادائیگی کا جذبہ کارفرما ہو۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سے ایک حق سال میں ایک دفعہ روزے رکھنا بھی ہے۔ یہ ایسا روحانی فرض ہے جس سے مسلمانوں کی روحانیت میں غیر معمولی ترقی ہو جاتی ہے اگر بے اعتدالی کی زندگی کی وجہ سے جو جسمانی خرابیاں پیدا ہو گئی تھیں۔ وہ بھی درست ہو جاتی ہیں، دنیا کی سربلندی نصیب ہوتی ہے۔ آخرت کی جوابدہی سے بچتا ہے اور معاشرے کے لئے اس کی ذات بہترین ثابت ہوتی ہے اور خیالات میں صفائی اور پاکیزگی پیدا ہو جاتی ہے۔

حقوق اللہ سے اسلام کا پانچواں رکن حج بھی ہے۔ اس کی ادائیگی عمر میں ایک بار اس شخص پر ضروری ہے۔ جو صاحب استطاعت ہو۔ پھر حج کی ادائیگی اس وقت صحیح ہوگی جب وہ ان حقوق کو ادا کر دے جو بندوں کی طرف سے ان پر عاید ہوتے ہیں۔ مثلاً اہل و عیال، اور ان کے علاوہ جو حقوق اس پر واجب ہیں ان کو حج سے پہلے ادا کرنا ضروری ہے۔

(ماخوذ)

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر گم شدہ بستر بند کے مالک

توجہ فرمائیں

جلسہ سالانہ ۱۳۴۸ ہش (۱۹۶۹ء) کے موقعہ پر ایک بستر بند معہ بستر بند یہ نظامت معلومات و گم شدہ اشیاء دفتر ہذا میں آیا تھا۔ چنانچہ دو سو اشیاء کے ساتھ بستر بند معہ بستر کا اعلان بھی روزنامہ الفضل میں کر دیا گیا تھا تاکہ جن صاحب کا ہو علامات بتا کر دفتر ہذا سے حاصل فرما سکیں۔ لیکن تاحال بستر بند اور بستر کے مالک نے اپنا بستر دفتر ہذا سے حاصل نہیں کیا۔

بذریعہ اعلان ہذا دوبارہ اطلاع دی جاتی ہے کہ مذکورہ بستر بند معہ بستر محفوظ ہے۔ اگر اصل مالک کی نظروں سے یہ اعلان گذرے تو وہ علامات کے ساتھ دفتر ہذا کو تحریر فرمائیں۔ اگر علامات صحیح ہوئیں تو انہیں بذریعہ خط اطلاع دیدی جائیگی اور پھر وہ اپنا بستر اور بستر بند دفتر ہذا سے حاصل کر سکیں گے

اعلان ہذا کے دس یوم کے بعد اسے مستحقین میں دے دیا جائے گا۔

(افسر جلسہ سالانہ)

دعائے مغفرت

محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری رشید احمد صاحب فیکٹری ایریا ربوہ ۲۳ اور ۲۴ جون کی درمیانی رات حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے اچانک وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے ایک بچی بعمر پندرہ یوم چھوڑی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ نیز اللہ تعالیٰ مرحومہ کی بچی کا خود ہی نگہبان ہو اور اسے صحت اور درازی عمر سے نوازے آمین

(حاجی محمود احمد فیکٹری ایریا ربوہ)

کراچی میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے اصحاب کا نذرانہ عقیدت

مورخہ ۲ جون کو سرور کائنات فخر موجودات سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ اور حیات مقدسہ کے لئے ایک عظیم الشان جلسہ ۲ جون آٹھ بجے شب زیر صدارت مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی احمدیہ ہال میں منعقد ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم قاری محمد یوسف صاحب نے کی۔ مکرم مبشر احمد صاحب نے نظم "وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا" خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی اس کے بعد مولوی محمد اجمل صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے اس جلسہ کا غرض و غایت واضح کی۔

اس کے بعد مسٹر بارڈ آف بدھسٹ ایسوسی ایشن نے انگریزی میں تقریر کی اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے اس پہلو کو خاص طور پر بیان کیا کہ آپ کی بعثت کے وقت عرب کی حالت کس قدر گری ہوئی تھی۔ لیکن آپ صلعم کے ذریعہ ایک عظیم انقلاب برپا ہوا۔ اور آپ نے معاشرہ کی اونچ نیچ کو ختم کر کے حقیقی مساوات کو قائم کیا۔ مسٹر بارڈ کی تقریر کے بعد مکرم محمد یعقوب قیس مینائی صاحب نے اپنا نعتیہ کلام پیش کیا۔

تیسری تقریر پادری بیلا رام سادھو پال کی تھی۔ آپ نے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا اور اس بابرکت جلسہ میں غیر مذاہب کے افراد کو بلا کر اسلام کی تعلیم کا عملی رنگ میں مظاہرہ کیا۔ پادری صاحب نے تفصیل سے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالےٰ کی ذات پر غیر متزلزل ایمان اور یقین تھا کفار مکہ کا ظلم و ستم آپکو اس سے باز نہ رکھ سکا کہ آپ خدا کا پیغام اسکے بندوں کو پہنچائیں۔ آنحضرت کے اخلاق عالیہ کے متعدد واقعات تفصیل سے بیان کئے اور بتایا کہ ان پر عمل پیرا ہو کر دنیا میں حقیقی امن قائم ہو سکتا ہے۔

پادری صاحب کی تقریر کے بعد مکرمہ کمیر منتھی سوامی کلجگانند نے تقریر کی اور آپ نے بتایا کہ آنحضرت صلعم کی تمام زندگی مظلوموں کی امداد اور معاشرہ کے گرے ہوئے افراد کو اونچا کرنے میں گذری۔ آپ نے غلامی کی لعنت کو ختم کیا اور انہیں آزادی سے ہمکنار کیا۔ اور اس طرح جبر و استبداد کو ختم کر کے عدل و آزادی صلح اور امن کی فضا پیدا کی سوامی جی نے آخر میں فرمایا کہ چونکہ اسلام تمام انبیاء کی بعثت کو تسلیم کرتا ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ کو آنحضرت صلعم کی سیرت کے جلسوں کی طرح بانیان مذاہب کی سیرت کے دن بھی منانے چاہئیں۔ اس کے بعد مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے نظم "بدرگاہِ ذی شان خیر الانام" پڑھی اور حاضرین "علیک الصلوٰۃ علیک السلام" کے درود کو اونچی آواز میں ساتھ ساتھ دہراتے رہے۔ آخری تقریر محترم عبدالمالک خان صاحب کی تھی۔ آپ نے بتایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالےٰ کی قادر اور مالک ہستی کو دنیا میں پیش کیا۔ آپ کے ذریعہ خدا تعالےٰ کی صفات کا ظہور شاندار طور پر ہوا۔ آپ نے انسانیت کی تعمیر کے لئے طبقاتی کشمکش کو ختم فرمایا اور تمام مذاہب کے بانیوں اور انبیاء کی رسالت کا اقرار کرایا اس طرح تمام انسانوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کے لئے ایک نقطہ مرکزی پیش کیا۔ آخر میں مکرم امیر صاحب صدر جلسہ نے مقررین اور حاضرین کا جماعت کی طرف سے شکریہ ادا کیا۔ اور دعا پر یہ بابرکت جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ گاہ کو قمقموں سے سجایا گیا تھا۔ اور خدا کے فضل سے کثرت سے غیر از جماعت احباب شریک ہوئے تھے۔ جن میں ہندو عیسائی اور سکھ بھی تھے۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد کراچی)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

درخواست ہائے دعا

۱۔ ملک نور محمد صاحب چک نمبر ۹۹ شمالی کا بچہ عزیزم اللہ بخش کافی دنوں سے بخار میں مبتلا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس بچے کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک ... اور خادم دین بنائے۔ نیز میری والدہ اور پھوپھی صاحبہ بھی بیمار ہیں احباب جماعت سے درخواست ہے ہر دو کی صحت کاملہ کے لئے بھی دعا فرمادیں۔ آمین

(رفیق احمد ناصر فیکٹری امیر یار ربوہ)

۲۔ میری ہمشیرہ مکرمہ مسرت کریم صاحبہ ایک لمبے عرصہ سے علیل چلی آرہی ہیں باوجود ہر قسم کے علاج سے ابھی تک افاقہ نہیں ہوا۔ صحت گر رہی ہے اور کمزوری بہت ہے۔ احباب و بزرگان جماعت سے التماس ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور صحت و عافیت اور تقویٰ کے ساتھ ان کی عمر دراز کرے۔ آمین ثم آمین۔

(خاکسار ظفر کریم اعوان ڈھاکہ نمبر ۲)

۳۔ تین چار روز سے دل کی گھبراہٹ اور شدید اعصابی تکلیف ہے۔ Heart Stroke کا بھی خفیف سا اثر ہے۔ جملہ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(نصر اللہ خان ناصر مربی سلسلہ احمدیہ نواب شاہ)

۴۔ اس عاجزہ کی بیٹی انیسہ سلمہا رخصت ہو کر اپنے شوہر عزیزم ظہیر احمد سلمہ چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ پسر برادرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب مرحوم کے پاس لندن بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو رہی ہے۔ تمام بہن بھائیوں سے درخواست دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالےٰ عزیزہ کا حافظ و ناصر ہو۔

(اہلیہ میاں بشیر احمد۔ پاسپورٹ آفیسر۔ کوئٹہ)

دعائے نعم البدل

گزشتہ دنوں مکرم منظور احمد صاحب شاد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈرگ کالونی کراچی کا بچہ مبشر احمد بعمر ۵ سال ایک ٹیکسی کے نیچے آکر وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس سے ایک روز قبل موصوف خود بھی بچوں کے ٹیکسی کے ایک حادثہ کا شکار ہو گئے۔ بچے تو محفوظ رہے۔ مگر ان کا ہاتھ شدید زخمی ہو گیا۔ ابھی اس حادثہ سے پریشان تھے کہ ان کے ننھے بیٹے کی جدائی کا صدمہ بھی آن پہنچا۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ موصوف کو صبر جمیل دے اور نعم البدل عطا کرے۔

(نصر اللہ خان ناصر مربی سلسلہ احمدیہ نواب شاہ)

گم شدہ گھڑی

مورخہ ۱۰ جون کو صبح ۹ بجے میری کلائی کی گھڑی (نسلا نٹک۔ ۲۱ جیولز) مسجد مبارک ربوہ میں کہیں گر گئی ہے۔ یہ گھڑی جناب امری عبیدی صاحب مرحوم (سابق وزیر تعمیر انیہ) کی نشانی تھی۔ جس صاحب کو ملے مجھے پہنچا دیں۔ نہایت ممنون ہوں گا۔

(سعید احمد خان قائد مجلس خدام الاحمدیہ شہر گوجرانوالہ)

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں!
بیاہ شادی کیلئے سونے کے
جڑاؤ و ساؤ سیٹ
چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ
فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور فون ۵۲۶۳

داخلہ گورنمنٹ آف انجنیئرنگ اینڈ پولی ٹیکنیک انسٹیٹیوٹ

رسول (گجرات)

وہ طلباء جو اس سال سہ سالہ ڈپلومہ کورس (اوورسیر یا آرکیٹیکچرل) کیلئے گورنمنٹ انجنیئرنگ سکول رسول میں داخلہ کے خواہش مند ہوں وہ ہم سے رابطہ قائم کریں تاکہ داخلہ کے وقت ان کو ابتدائی مشکلات سے محفوظ رکھا جاسکے۔ اور مناسب راہنمائی کی جاسکے۔

مندرجہ بالا دونوں کورسز میں داخلہ کے لئے کم از کم تعلیمی قابلیت ریاضی، ڈرائنگ اور سائنس کے ساتھ میٹرک سیکنڈ ڈویژن ہونا ضروری ہے۔ میٹرک کے نتیجہ کے فوراً بعد سکول کے پراسپیکٹس بمعہ فارم داخلہ گورنمنٹ بک ڈپو کرشن نگر لاہور سے مل سکے گی۔

اس کے علاوہ مندرجہ ذیل کورسز کی بھی کلاسز ہوتی ہیں:۔

کورس	قابلیت	مدت کورس
۱۔ ڈرافٹس مین	میٹرک ڈرائنگ سائنس کے ساتھ	۲ سال
۲۔ سروے آر	میٹرک ڈرائنگ سائنس کے ساتھ	۱ سال

درخواست کا طریق کار یہ ہے:۔

اوورسیر کورس کے لئے مندرجہ ذیل سرٹیفکیٹ ضروری ہیں۔

۱۔ پراسپیکٹس میں دیئے ہوئے متعلقہ فارم تصدیق کروا کر۔
۲۔ امتحان پاس کئے ہوئے سرٹیفکیٹ۔
۳۔ تفصیلی نمبروں کا سرٹیفکیٹ۔
۴۔ اچھے اخلاق کا سرٹیفکیٹ۔
۵۔ دو روپے کا (کراس) پوسٹل آرڈر۔

شبینہ کورس کے طلباء سادہ کاغذ پر درخواست لکھ کر دیں اور اس کے ساتھ تعلیمی قابلیت کا سرٹیفکیٹ، اچھے اخلاق کا سرٹیفکیٹ چیئرمین (ملحقہ یونین کونسل) سے تصدیق کروا کر بنام پرنسپل گورنمنٹ سکول آف انجنیئرنگ اینڈ پولی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ رسول (گجرات) ارسال کریں۔

خط و کتابت کے لئے ایڈریس:۔

ظہور احمد نعیم و آفتاب احمد ناز ویسٹ ہوسٹل ۵/۶۔ جی۔ ایس۔ ای اینڈ پی۔ آئی رسول ضلع گجرات۔

تصحیح

الفضل میں جامعہ نصرت کے انعامی امتحان دینیات کا جو نتیجہ شائع ہوا ہے اس میں بی۔ اے سال اول کے نتیجہ میں اول، دوم، سوم کے ناموں کے آگے صحیح اندراج نہیں ہوا۔

نتیجہ یوں ہے:۔

ناصرہ بنت چوہدری فضل قادر صاحب	اول
امۃ الحی " فضل محمد صاحب	دوم
ارشاد " چوہدری سردار خاں صاحب	سوم

خاکسار
مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

قائدین خدام الاحمدیہ ماہ جون احسان کا چندہ جلد ارسال کریں مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ

جراثیم انسان کے خطرناک دشمن

(ڈاکٹر داؤد صالح)

آج سے تقریباً ڈھائی سو برس قبل ایک غیر معروف شخصیت نے ایسی پراسرار دنیا دریافت کی جو مختلف النوع چھوٹی چھوٹی خود بینی مخلوقات سے معمور تھی۔ ان میں بعض تو خون آشام اور مہلک مخلوقات تھیں، بعض مفید و معاون اور ایسی جو نوع انسان کی بقا اور تعمیر و ترقی کے لئے اشد ضروری ہیں۔ یہ شخصیت لیون ہوئک کی تھی اور یہ دنیا جراثیم کی دنیا تھی۔

عام لوگوں کو یہ تو معلوم ہے کہ جراثیم خون آشام اور مہلک ہیں۔ اور ان نوں کے دکھ درد اور بیماریوں کا سبب ہیں لیکن بہت کم لوگوں کو اس بات کا علم ہے یہ کہ انسان کی بقا کے لئے اہم اور ان کی تعمیر و ترقی کے لئے ناگزیر بھی ہیں۔

آج دنیا میں کئی ایسی تجربہ گاہیں قائم ہو گئی ہیں۔ جہاں ان ننھی مخلوق کو اربوں کی تعداد میں پالا اور ان کی نسل کو بڑھایا جاتا ہے ان کی خورد و نوش اور دوسری باتوں کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ پھر یہاں سے انہیں دنیا کے مختلف حصوں میں سائنسدانوں اور بڑے بڑے صنعتی اداروں اور فیکٹریوں میں روانہ کیا جاتا ہے۔ جہاں انہیں ترقی اور تعمیری کاموں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

ان جراثیم کی ہزاروں نسلیں ہیں ان کی شناخت نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ بعض ان میں ایسی خطرناک ہوتی ہیں کہ آن کی آن میں انسان کی جان لے لیتی ہیں۔ بعض بالکل بے ضرر ہوتی ہیں اور بعض ہماری معاون و مددگار۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ان میں سے صرف ایک فی صد ہماری دشمن ہیں۔ بقایا ننانوے فی صد جراثیم بے ضرر ہیں۔ یا ہمارے دوست ہیں۔

جن جراثیم سے ہمیں بیماریاں ہوتی ہیں ان جراثیم کو جسم میں ہلاک کرنے کے لئے جراثیم کش دوائیں بنائی گئی ہیں۔ لیکن ان میں سے کونسی کس قدر اور کس قسم کے جراثیم پر مفید ہے۔ یہ معلوم کرنے کے لئے ان دواؤں کو تجربہ گاہوں میں مختلف قسم کے جراثیم پر آزمایا جاتا ہے تجربہ گاہوں میں مختلف اقسام کے جراثیم کو مصنوعی طور پر پالا جاتا ہے۔ پھر مختلف ادویات کا ان پر اثر دیکھا جاتا ہے اس طرح ان جراثیم ہی کی مدد سے ان کی ہلاکت کے لئے ادویات بنائی جاتی ہیں۔

جب جراثیم ہمارے جسم میں داخل ہو جاتے ہیں تو ہمارے بدن کا دماغی نظام اپنا کام شروع کر دیتا ہے۔ اس عمل میں جراثیم خود اپنی ہلاکت کا سامان پیدا کرتے ہیں ان جراثیم کی موجودگی سے خون میں ایک ایسی چیز پیدا ہوتی ہے جسے مواد سیفاد الجراثیم (ANTI BODIES) کہتے ہیں۔ یہ جراثیم کے لئے سم قاتل ثابت ہوتی ہے۔ بدن کے اس شاندار دفاعی عمل کو استعمال میں لاتے ہوئے ان جراثیم کی مدد سے ایسے ٹیکے اور انجکشن ایجاد کئے گئے ہیں۔ جو ان جراثیم سے ہونے والی بیماریوں سے بچاؤ کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ ان ٹیکوں یا انجکشنوں میں اسی بیماری کے جراثیم ہوتے ہیں۔ جس کے خلاف اسے استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن یہ جراثیم مردہ ہوتے ہیں۔ اگر زندہ بھی ہوتے ہیں تو ان میں سے بیماری پیدا کرنے والی خصوصیت کو زائل کر دیا جاتا ہے۔

یہ جراثیم اتنی تیزی سے اپنی نسل بڑھاتے ہیں کہ سازگار حالات (مثلاً نمی، گرمی اور خوراک کی موجودگی) میں صرف دس گھنٹوں ایک جرثومہ ایک ارب جراثیم پیدا کرتا ہے۔ اور ان ایک ارب میں سے ایک ایک جراثیم اتنے ہی گھنٹوں میں ایک ایک ارب جراثیم پیدا کرتا چلا جاتا ہے۔ صاف جگہوں پر یہ بہت کم پائے جاتے ہیں اور سورج کی تیز شعاعیں ان کو فنا کر دیتی ہیں۔

بیماری پیدا کرنے کے لئے جراثیم تین راستوں سے ہمارے جسم میں داخل ہوتے ہیں ۱۔ منہ ۲۔ ناک ۳۔ جلد۔ جلد اگر صحیح حالت میں ہو تو جراثیم اس سے داخل نہیں ہو سکتے ان کے داخلے کے لئے ضروری ہے کہ جلد میں زخم ہو گیا ہو یا مچھر اور دیگر کیڑوں کے کاٹنے سے جراثیم کے جانے کا راستہ بن گیا ہو۔

آج سے صدیوں قبل بھی ان نوں کو ٹائیفائڈ، ہیضہ، انفلوئنزا اور دوسرے جراثیم سے پھیلنے والے امراض ہوتے تھے لیکن کسی کو یہ خبر نہ تھی کہ ان سب دکھوں اور تکلیفوں کا سبب یہ ننھی مخلوق ہیں جو ان نوں کے چاروں طرف پھیلی ہوئی ہے۔ مگر نظر نہیں آتی۔ خوردبین کی دریافت کے بعد جب ان ننھی مخلوق کے وجود کا پتہ لگا تو ساری دنیا حیران رہ گئی۔

حضور ایدہ اللہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے

نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں حصہ لینے والے مخلصین

جماعت کے جن مخلصین نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں وعدہ جات نیز نقد رقوم ارسال کرنے کی سعادت حاصل کی ہے ان کے اسماء اور وعدہ جات کی ایک اور فہرست درج ذیل ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب اور بہنوں کی قربانی قبول فرمائے اور انہیں اپنے افضال و انعامات سے نوازے۔ آمین ؛

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ۔ ربوہ)

نام مجاہد مع جماعت		وعدہ	ادائیگی
حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی		۵۰۰۰	
مکرم لیفٹیننٹ کرنل جی ایم اقبال صاحب پنشنر	لاہور	۵۰۰	۲۰۰
" سید اعجاز مبارک منیر صاحب چک ۶/۱۱-ل	ساہی وال	۵۰۰	
" ماسٹر محمد شریف صاحب ایم اے	ڈسکہ	۵۰۰	
" چوہدری محمد شفیع صاحب ساہی	"	۵۰۰	
" محمد حسین صاحب	"	۵۰۰	
" ڈاکٹر سید بشیر احمد صاحب مع اہل و عیال	لاہور	۵۰۰	
" محمود الٰہی صاحب۔ گوالمنڈی	"	۵۰۰	۲۰۰
" اکبر علی صاحب	کھاریاں ضلع گجرات	۵۰۰	
محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد شریف صاحب مرحوم	ساہیوال	۵۰۰	
" رضیہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ ملک خدا بخش صاحب	"	۵۰۰	
مکرم میاں محمد عمر صاحب P.D.S	"	۵۰۰	
" ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ	"	۵۰۰	
" مرزا احمد بیگ صاحب	"	۵۰۰	
" کرنل تقی الدین صاحب	لاہور	۵۰۰۰	۲۰۰۰
" الحاج انور احمد صاحب کاہلوں	ڈھاکہ	۵۰۰۰	
" فیض الحق صاحب	"	۲۰۰۰	
" کمانڈر آر۔ یو۔ باجوہ صاحب	"	۵۰۰	
" الحاج عبدالسلام صاحب	"	۵۰۰	
" آر۔ ڈی۔ احمد صاحب	"	۵۰۰	
" ظفر اقبال قریشی صاحب	جہلم	۵۰۰	۲۰۰
محترمہ امۃ الحمید صاحبہ اہلیہ ظفر اقبال صاحب	"	۵۰۰	۲۰۰
مکرم عبدالکریم صاحب	کنجاہ ضلع گجرات	۵۰۰	۵۰۰
" محمد اسحٰق صاحب ورک	سیالکوٹ	۵۰۰	۵۰۰
محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ "	"	۵۰۰	۵۰۰
" طیبہ صدیقہ صاحبہ بیگم مکرم نواب مسعود احمد خان صاحب	ربوہ	۵۰۰	
مکرم شیخ مظفر احمد صاحب مع برادران	دنیاپور	۵۰۰	
" شیخ اشفاق احمد صاحب مع پسران	"	۵۰۰	
" محمد فہیم صاحب	چونیاں ضلع لاہور	۵۰۰	
" ثناء اللہ خاں صاحب	لاہور	۵۰۰	
محترمہ ظہور اقبال صاحبہ اہلیہ "	"	۵۰۰	
مکرم حاجی عبدالرحمٰن صاحب	ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ	۵۰۰	
" مرزا اسلم حیات بیگ صاحب	سرگودھا	۵۰۰	
" چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے	ملتان	۵۰۰	

نام مجاہد مع جماعت		وعدہ	ادائیگی
مکرم میجر غلام محمد صاحب کھوکھر ایم اے	لاہور	۵۰۰	
" چوہدری علی محمد صاحب تارڑ	رسول پور تارڑ	۱۰۰۰۰	
" محمود مجیب اصغر صاحب ولد ماسٹر فضل الرحمان صاحب	نارنگ منڈی	۵۰۰	۱۰۰
" رانا محمد سرور صاحب مع اہلیہ	حیدرآباد	۵۰۰	
" غلام محمد صاحب زرگر سیکرٹری مال صدر گوگیرہ ساہیوال		۵۰۰	
" ملک محمد عبدالخالق صاحب	سکھر	۵۰۰	
" شیخ محمد اسحٰق صاحب	"	۵۰۰	
" میاں محمد ابراہیم صاحب سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول	ربوہ	۵۰۰	
" محمد اسحٰق صاحب ابن " "	"	۵۰۰	
" چوہدری بشیر احمد صاحب سیالکوٹی	"	۵۰۰	
" غلام حیدر صاحب بھٹی مرحوم بذریعہ پسران	میانوالی	۵۰۰	
" رانا محمد بشیر صاحب۔ مجسٹریٹ	"	۲۰۰۰	
" صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب افسر امانت	ربوہ	۵۰۰	
" " " منجانب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ		۵۰۰	
" " " " والدہ محترمہ حضرت ام وسیم صاحبہ مرحومہ		۵۰۰	
" " " " بیگم صاحبہ مع بچگان	ربوہ	۵۰۰	
" چوہدری بشیر احمد صاحب امیر جماعت	گجرات	۵۰۰	
" محمد اکرم صاحب و فہمیدہ بیگم صاحبہ مع اہل خانہ	لاہور	۵۰۰	
" خداداد صاحب۔ میڈیکل ہال	عارف والہ	۵۰۰	
" ملک عزیز اللہ صاحب پریذیڈنٹ	"	۵۰۰	
" حکیم فتح محمد صاحب	ڈگری سندھ	۵۰۰	

اخبار احمدیہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و عافیت کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب، محترمہ صاحبزادی سیدہ امۃ الحلیم بیگم صاحبہ سلمہا اور مکرم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب سلمہ بھی حضور کے ہمراہ ایبٹ آباد تشریف لے گئے ہیں ؛

● ربوہ ۲۹ احسان۔ مکرم نسیم سیفی صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید مورخہ ۲۶ جون سے دوبارہ بیمار ہو گئے ہیں۔ ان کی انتڑیوں اور خون میں انفیکشن ہے بغرض تشخیص و علاج لاہور جا رہے ہیں احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین ؛

● لاہور ۲۹ احسان۔ مکرم گیانی عباد اللہ صاحب مینجر روزنامہ الفضل لو لگنے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین ؛

● ربوہ ۲۹ احسان۔ مکرم خواجہ عبدالرحمٰن صاحب سابق مشین مین ضیاء الاسلام پریس بعارضہ اپنڈے سائیٹس شدید بیمار ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ علاج کی غرض سے لائلپور لے گئے ہیں۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں ؛

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴